السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ساس وبہو کے جھگڑے اور پھر سسر کا ساس کی حمایت کرنا خواہ بجا ہو یا بے جا یہ تمام چیزیں کسی سے مخفی نہیں نیز عام طور پر خصوصیات دنیاوی ہوتے ہیں بہت کم اب بنا بریں آیت وصاحبهما فی الدنیا معروفا (لقمان: 15) لڑکا کا یغیر عتبہ بابہ کہنا اور پھر حضرت اسماعیل کا الحقی باہلک کہ کر طلاق دینا بنا دلیل ہو سکتا ہے؟ اپنے باپ کے کہنے پر اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے دینا واجب اور فرض ہے اس پر حضرت ابراہیم

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

والدین کے کہنے پر بیوی کو طلاق دینی نہ مطلقا واجب ہے اور نہ ہر حال میں غیر واجب یہ معاملہ نازک اور محتاج تفصیل ہے۔ والدین بہو میں کسی شرعی عیب دینی مفسدہ یا اخلاقی خرابی (جس کی اس کے دور ہونے کی امید نہ ہو) طلاق دینے کو کہیں یا کسی دنیاوی امر کی وجہ سے جس میں حق بجانب والدین ہوں طلاق کا حکم دیں تو ان دونوں صورتوں میں بیوی کو طلاق دینی ضروری ہے۔ یہی محمل ہے حضرت ابن عمر حدیث کا: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا، وَكَانَ أَبِي يَكْرَهُهَا، فَأَمَرَنِي أَبِي أَنْ أُطَلِّقَهَا، فَأَبَيْتُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، طَلِّقِ امْرَأَتَكَ. قال العلماء: (قوله: طلق امرأتك) ہذا دلیل صریح یقتضی أنه یجب علی الرجل إذا أمره أبوه بطلاق زوجته أن یطلقها، وإن کان یحبها، فلیس ذلک عذرا له فی الإمساک، ویلحق بالأب الأم لأن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد بین أن لها من الحق علی الولد ما یزید علی حق الأب انتہی کما فی حدیث بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال: قلت یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم یقول: الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فحافظ علی الباب او ضیع

اور یہی محمل ہے حدیث وصاحبهما فی الدنیا معروفا کا اگر امر وجوب محمول کیا جائے۔

اور اگر والدین کسی ایسی دنیاوی وجہ سے طلاق دینے کو کہیں جس میں حق بجانب بہو ہو اور والدین ظلم وزیادتی کر رہے ہوں تو ایسی صورت میں طلاق دینی ضروری نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ ان کی رضا جوئی کے لئے طلاق دے دے تو جائز ہے۔ سأل رجل أبا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إن أبي يأمرني أن أطلق امرأتي قَالَ: لا تطلقها قَالَ: أليس عُمَر أمر ابنه عَبْدِ اللَّهِ أن يطلق امرأته قَالَ: حتى يكون أبوك مثل عُمَر رضي الله عنه.

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری]

جلد نمبر 2۔ کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 272

محدث فتویٰ